رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عـہ ۔ ششماہی ہـہ ۔ سہ ماہی ۲/۱۲

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۲ شوال ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۶ جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ - جنوری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو سردرد کا دورہ ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ آپ کو بخار اور زکام کی تکلیف ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب ابن خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کراچی سے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے تھے ۔ کہ بعارضہ نمونیا سخت بیمار ہو گئے ابھی تک مرض میں کوئی نمایاں تخفیف نہیں ہوئی ۔ احباب خاص طور پر دعائے صحت فرمائیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا کی محبت میں انہماک سب سے بڑا گناہ ہے

سب سے بڑا گناہ جو اس وقت مسلمانوں کے درمیان پھیلا ہوا ہے ۔ وہ دُنیا کی محبت ہے ۔ سوتے جاگتے اٹھتے ۔ بیٹھتے ہر وقت دُنیا کا غم لگا ہوا ہے ۔ اگر اس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا تو بیڑا پار ہو جاتا ۔ ملازم لوگ اپنی نوکری میں چست رہتے ہیں ۔ لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے ۔ تو فکر میں پڑ جاتے ہیں ۔ خدا کی عظمت کو دل میں قائم رکھنا چاہیئے ۔ اکثر لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں ۔ دین کے کام میں برسوں صبر کرنے سے کام بنتا ہے ۔ صرف پھونک مار دینے سے کام نہیں بن سکتا ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہیں ۔ کہ میں اتنے پر ہی راضی ہو جاؤں گا ۔ کہ وہ مُونہہ سے کہدیں ۔ کہ ہم ایمان لائے اور انکی آزمائش نہ کیجائے ۔ اگر یہ سنت ہوتی کہ پھونک مارنے سے سب ولی ہو جائیں ۔ تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے ۔ اور اپنے اصحابؓ کو امتحان میں ڈلوا کر ان کے سر نہ کٹوا دیتے ۔ وہ بیوقوف ہے ۔ جو خیال کرتا ہے ۔ کہ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا حلوائے بے دُود ہے ۔ ہر ایک نعمت مشقت کو چاہتی ہے ۔ ہندوؤں میں بھی دیکھو ۔ کہ کس قدر فقر و فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہیں عیسائیوں میں بھی رہبانیت ہوتی ہے ۔ اسلام میں خدا تعالےٰ نے یہ باتیں نہیں رکھیں ۔ اور ایسا زور نہیں دیا ۔ تاہم یہ حکم ہے ۔ کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰہَا ۔ نجات وہی پا سکتا ہے ۔ جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے ۔ بدعت ۔ فسق و فجور ۔ چوری جھوٹ سب باتیں چھوڑ کر خدا کے واسطے الگ ہو جائے جس نے دین کو مقدم کیا ۔ وہ خدا کے ساتھ مل گیا ۔ نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہیئے خدا کو ہر بات میں مقدم کرنا چاہیئے ۔ یہی دین کا خلاصہ ہے ۔

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا فرض ہے یا نہیں

غیر مبائعین کے متضاد خیالات کے متعلق مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ

آج کل یہ سوال کہ حضرت مرزا صاحب کا ماننا فرض ہے یا نہیں۔ اہل الرائے غیر مبائعین کے لئے [illegible] روح بن رہا ہے۔ اگر کہیں فرض ہے۔ تو غیر احمدی بگڑتے ہیں۔ اور اگر کہیں فرض نہیں تو بعض غیر مبائعین کے متعلق خطرہ ہے کہ وہ برانہ منائیں۔ اس لئے اس سوال کے جواب میں وہ مناسب موقعہ جواب دیتے ہیں۔ یہاں کچھ وہاں کچھ یا یوں کہو کہ ان میں سے کچھ لوگ سے فرض قرار دیتے ہیں۔ اور کچھ ان کے فرض ہونے سے منکر ہیں۔ گویا نسبھم جمیعاً وقلوبھم شتّٰی کا نظارہ ہے جیسا کہ ذیل کے اقتباسات سے ظاہر ہے

ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا قول

"پس نبوت کے بعد ایک سلسلہ قائم ہے جس کا ماننا ہر مسلمان پر فرض ہے ومن لم یعرف امامہ کا نہ[1] فقد مات میتۃ الجاھلیہ۔"
(پیغام صلح ۲۳ دسمبر ۱۹۳۶ء)

مولوی صدر الدین صاحب کا قول

"مسلمان کے لئے مرزا صاحب کے دعوے کو تسلیم کرنا فرض نہیں" (اشتہار ایک غلط فہمی کا ازالہ مطبوعہ اشرف برقی پریس سیالکوٹ"

[1] نقل مطابق اصل

ایک منشی فاضل کا بیان

"احمدیت اسلام سے الگ فرقہ یا مذہب نہیں۔ اس میں ہر کلمہ گو شامل ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ کسی فرقے سے ہو" (پیغام صلح ۲۳ دسمبر ۱۹۳۶ء)

کیا جناب مولوی محمد علی صاحب غیر مبہم الفاظ میں فرما سکتے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا فرض ہے یا نہیں؟ اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان کہ "ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے" درست مانتے ہیں۔؟ اگر حضرت اقدس کا ماننا فرض ہے۔ اور حضور کا یہ فرمان بجا ہے۔ تو آپ ان عقائد کے مخالفین کو "جماعت" سے الگ کیوں نہیں کر دیتے یا کم از کم خود استعفا دیدیں۔ جیسا کہ ایک مرتبہ آپ اسکا تجربہ بھی کر چکے ہیں۔ تاکہ آپ پر کوئی الزام نہ آئے۔ میں جناب کے واضح جواب کا منتظر ہوں اور المساکت عن الحق..... والی حدیث یاد کراتا ہوں۔ مجھے خطرہ ہے کہ اگر آپ نے خاموشی اختیار کی تو آپکا مسلک ع شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیر ہا

تحصیل بٹالہ کے احمدیوں سے ضروری گزارش

حلقہ تحصیل بٹالہ میں جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے امیدوار اسمبلی کے طور پر کھڑے ہیں۔ تحصیل بٹالہ اور اس کے ملحقہ علاقہ کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ جناب چودھری صاحب کے حق میں پوری پوری کوشش کریں۔ یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے۔ لہذا دوستوں کو اس بارے میں انتہائی کوشش اور جدوجہد سے کام لینا چاہیئے۔

قادیان کے ووٹران اسمبلی کو ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے انتخاب کے واسطے گورنمنٹ کی طرف سے پروگرام مقرر ہو گیا ہے۔ قادیان میں ۲۶-۲۷ اور ۲۸ جنوری ۱۹۳۷ء کو مقامی ووٹروں کا پولنگ ہوگا۔ یعنی ۲۶ جنوری کو قادیان کی مستورات کا پولنگ ہوگا۔ اور ۲۷ اور ۲۸ تاریخوں کو قادیان کے مرد ووٹروں کا پولنگ ہوگا پس جن دوستوں اور بہنوں کا ووٹ قادیان میں درج ہے۔ اور وہ اس وقت قادیان سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ مندرجہ بالا تاریخوں پر ضرور قادیان پہنچ جائیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر اپنا ووٹ دے سکیں۔ یہ ایک نہایت ضروری معاملہ ہے جس کے واسطے بہنوں اور بھائیوں کو خاص طور پر وقت نکال کر قادیان پہونچنا چاہیئے۔ جو ووٹر اس وقت قادیان میں مقیم ہیں۔ انہیں بھی مندرجہ بالا تاریخیں نوٹ کر لینی چاہئیں۔ تاکہ وہ ان تاریخوں پر قادیان سے باہر نہ جائیں۔ اگر کسی دوست کو یہ علم نہ ہو۔ کہ قادیان میں اس کی ووٹ درج ہے یا نہیں تو وہ میرے دفتر میں تشریف لا کر یا خط لکھ کر دریافت فرمالیں۔

خاکسار میرزا بشیر احمد قائمقام ناظر اعلیٰ

قربانی کا قابل تعریف جذبہ

جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب سکرٹری وصایا انجمن احمدیہ نیروبی اپنی چٹھی ۱۹ دسمبر میں تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک فرمائی ہے۔ کہ موصی صاحبان کو چاہیئے تین سال کے لئے اپنی وصیت میں اضافہ کریں موصی صاحبان نے حضور کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جو وعدے کئے ہیں۔ ان کی فہرست تو اخویم سید محمود اللہ شاہ صاحب روانہ کرینگے مگر میں نے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ وعدہ اپنی زندگی میں پورا ہو جائے تو بہتر ہے۔ اپنی وصیت میں اضافہ کیا [illegible] ۱۲۱ روپے کا چیک محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی معرفت روانہ کر دیا ہے دوسرے موصی صاحبان کو بھی تقلید فرمانی چاہیئے

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ شوال ۱۳۵۵ھ

پنجاب کی آئندہ اسمبلی اور "حزب الاختلاف"

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جمہوری آئین میں برسر اقتدار پارٹی کے اعمال و افعال کے احتساب عمومی۔ اور اس کے اقدامات کی تنقید کے لئے "حزب الاختلاف" جسے عام طور پر اپوزیشن پارٹی کہا جاتا ہے کا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ ایسے احتساب اور اس قسم کی تنقید ملک اور قوم کے لئے اسی صورت میں مفید ہو سکتی ہے۔ جبکہ تنقید کرنیوالوں میں نیک نیتی کے ساتھ تعمیری کام کی خواہش ہو:۔

نئے آئین کے ماتحت پنجاب میں قائم ہونے والی لیجسلیٹو اسمبلی میں چونکہ اتحاد پارٹی کا اکثریت حاصل کر لینا یقینی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس لئے اس کے بعض مخالفین اب پینترا بدل کر اپنی خود غرضیوں کے ماتحت اس کی مخالفت کو اس بنا پر ضروری قرار دے رہے ہیں۔ کہ آئندہ اسمبلی میں اس پارٹی کے مقابلہ میں ایک قوی اور مضبوط "حزب الاختلاف" ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اسی قسم کے "مضبوط اور قوی حزب الاختلاف" کا سب سے زیادہ خواہاں اور "ترقی خواہی" کا سب سے بڑا مدعی اخبار "احسان" لکھتا ہے:۔

"ہم آئندہ پنجاب اسمبلی میں ملک برکت علی۔ خلیفہ شجاع الدین۔ چوہدری افضل حق۔ مولوی مظہر علی اظہر۔ لالہ شام لال۔ ڈاکٹر گوپی چند۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو۔ یا شیخ حسام الدین ایسے دل گردہ رکھنے والے قابل اشخاص کو اس حزب الاختلاف میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو ٹوڈیوں کی حکومت کو ہر وقت لرزہ براندام رکھنے والا ہو۔ ایسے حزب الاختلاف کے ارکان کی تعداد خواہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر اس میں قابل افراد ہوں گے تو سر سکندر حیات۔ سر شہاب الدین۔ اور ان کے گھٹیا درجہ کے رفقائے کار کا ناطقہ بند کر سکیں گے۔ اور ایسے قوی حزب الاختلاف کی موجودگی میں اتحاد پارٹی کو اپنے رجعت پسندانہ مقاصد کے لئے من مانی کارروائیاں کر کے صوبہ کے مفاد کو نقصان پہنچانے کی جرأت نہ ہو سکے گی"

قطع نظر اس سے کہ جس قسم کے لوگوں کو حزب الاختلاف کے ارکان قرار دیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض کی غداری۔ قوم فروشی اور نااہلیت ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ بحالات موجودہ ایسی پارٹی مسلمانوں کے مفاد کے لئے کس قدر نقصان رساں ثابت ہو گی۔ پنجاب کی آبادی اقتصادی لحاظ سے دو طبقوں پر مشتمل ہے۔ اکثریت ان غریب کسانوں اور کاشتکاروں کی ہے۔ جو نہایت غربت اور مفلوک الحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس طبقہ کے مفاد کی محافظ اتحاد پارٹی ہے۔ اور سرمایہ دار لوگوں کی حامی مہاسبھا پارٹی ہے۔ اتحاد پارٹی کی سابقہ خدمات اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ اس نے مجلس وضع قوانین میں ہر ممکن طریق سے پنجاب کے کسانوں کی حالت کو بہتر بنانے کی سعی کی۔ اس کے مقابلہ میں مہاسبھا پارٹی کا سابقہ طرز عمل اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ اس نے ہر موقعہ پر صوبہ کے اس پسماندہ اور فلاکت زدہ طبقہ کے مفاد کی مخالفت کی:۔

اب جبکہ مجلس آئین ساز میں ایک "حزب الاختلاف" پہلے سے موجود ہے اور آئندہ اسمبلی میں بھی صوبہ کی اکثریت کی پارٹی کے خلاف موجود رہے گا۔ تو بتایا جائے۔ کہ "احسان" جن مسلمانوں کو اس حزب الاختلاف میں شامل کرنے کے لئے مضطرب ہے۔ کیا وہ صوبہ کے بہترین مفاد کے خلاف سرمایہ دار طبقہ کے ہاتھوں کو مضبوط کرنے والے نہ ہونگے۔ اور کیا وہ پنجاب کے کسانوں اور زمینداروں کی بہتری و بہبودی کے ان وسائل پر جو "ٹوڈیوں کی حکومت" اختیار کرے گی تبر نہ چلائیں گے۔ کیا "احسان" ایسے لوگوں کو "مضبوط۔ اور قوی حزب الاختلاف" کا اس لئے رکن بنانا چاہتا ہے۔ کہ وہ ہر اس اصلاحی تحریک یا اقدام کی مخالفت کریں جو کاشتکاروں اور کسانوں کی سود و بہبود کے لئے کیا گیا ہو:۔

مثلاً جب "سر سکندر حیات۔ سر شہاب الدین اور ان کے گھٹیا درجہ کے رفقائے کار" یا اتحاد پارٹی کے اور ارکان" اپنے رجعت پسندانہ مقاصد کے لئے من مانی کارروائیاں کرتے ہوئے "شرح مالیہ میں تخفیف کرانے اور مالگزاری کے نظام کو انکم ٹیکس کے اصول پر لانے کی کوشش کریں تو کیا حزب الاختلاف والے اس کی مخالفت کریں گے۔ یا جب اتحاد پارٹی مقروضوں کی امداد۔ حکومت کے انتظامی مصارف میں تخفیف۔ رفاہ عامہ کے وسائل میں ترقی۔ تعلیم اور طبی امداد کی توسیع زراعت کی ترقی۔ بیروزگاری کے انسداد قانون انتقال اراضی کی حفاظت پسماندہ طبقوں کی ترفیع اور مسلمانوں کے لئے نظم ونسق میں مناسب حصہ کی خاطر کوشش کرے گی تو کیا حزب الاختلاف ان سب باتوں کی مخالفت کرے گی۔ اگر ان سوالات کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس ارادہ سے اسمبلی میں جانے والے مسلمانوں کے بدترین دشمن ہی ہو سکتے ہیں۔ اور ان کو کامیاب بنانا اپنے آپ کو خود نقصان پہنچانا ہے:۔

فلسطین میں یہودی

لارڈ پیل کی صدارت میں رائل کمیشن فلسطین کے اہم مقامات کا دورہ کر چکا ہے۔ اور اب شہادتیں قلمبند کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ ہجرت کے افسر نے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ ۱۹۳۶ء کے موسم گرما میں فلسطین کی کل آبادی ۱۳۳۶۰۰۰ تھی۔ جس میں سے ۹۴۰۰۰۰ عرب اور ۳۷۰۰۰۰ یہودی تھے:۔

محکمہ حفظان صحت کے افسر اعلیٰ نے جو شہادت دی۔ اس میں بیان کیا۔ کہ چونکہ عرب یہودیوں کے مقابلہ میں بہت غریب ہیں اس کے نتیجہ کے طور پر عربوں میں اطفال کی شرح موت بہت زیادہ ہے۔ گویا دونوں طریق سے مسلمان کم ہو رہے ہیں۔ اور یہودی بڑھ رہے ہیں۔ اور اگر وہی رفتار جاری رہی۔ جو اس وقت تک چلی آ رہی ہے۔ تو چند سال میں یہود کو وہ اکثریت اور طاقت حاصل ہو جائیگی کہ جس کے مقابلہ میں مسلمان ان کے غلام بنکر رہ سکینگے۔ کیا ہی عبرت ناک نظارہ ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کا ادبار ابھی تک بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ جن کے ذلت اور مسکنت میں رہنے کا دائمی فیصلہ خدا تعالیٰ خود کر چکا ہے:۔

سوراج اور چرخہ

باوجود اس کے کہ گاندھی جی کے وہ ذرائع ناکام ثابت ہو چکے ہیں۔ جو انہوں نے سوراجیہ حاصل کرنے کے لئے اختیار کئے۔ اور نہ صرف ناکام ہو چکے ہیں۔ بلکہ اہل ہند کو اخلاقی مالی اور جانی سخت نقصان بھی پہنچا چکے ہیں۔ خود گاندھی جی بھی ان کو چھوڑ چھاڑ کر سیاسیات سے علیحدگی اختیار کر چکے ہیں۔ تاہم فیض پور کانگرس کے دوران میں انہوں نے جو تقریر کی۔ اس میں کہا "ہم چرخہ کات کر ہی سوراج حاصل کر سکتے ہیں" خوشی کی بات ہے۔ کہ حصول سوراج کے اس ذریعہ کو اب کوئی وقعت نہیں دی گئی۔ اور دی بھی کس طرح جاتی۔ جبکہ ایک طرف تو سابقہ تجربہ نہایت مایوس کن ہے۔ اور دوسری طرف عقل و فکر اسے دھکے دے رہی ہے۔

اس میں تو معقولیت پائی جاتی ہے۔ کہ اپنے ملک کا کپڑا استعمال کیا جائے۔ اور سادگی اختیار کی جائے۔ اس سے ملک کو بڑا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

وابستگانِ خلافت کی منکرینِ خلافت پر فضیلت

جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی کی جلسہ سالانہ پر تقریر

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔

مضمون کی اہمیت

حضرات! جیسا کہ پروگرام سے آپکو معلوم ہے۔ اس وقت جس موضوع پر خاکسار نے تقریر کرنی ہے۔ وہ وابستگانِ خلافت کی منکرین خلافت پر فضیلت کا موضوع ہے۔ یہ مضمون نہایت اہم اور ضروری ہے۔ اگر اس کے عنوان کو لیا جائے تو اس کے دو پہلو ہو سکتے ہیں۔ ایک تو اس کا عام پہلو یعنے یہ بیان کرنا ہوگا۔ کہ حضرت آدم کی خلافت سے لے کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت تک تمام خلفاء کی خلافت کا انکار کرنے والوں کو کون کون سی ذلتیں برداشت کرنی پڑیں۔ اور وابستگان خلافت یعنی ان لوگوں پر جنہوں نے خدا کے ان خلیفوں کو قبول کیا۔ کیا کیا انعامات اور برکات نازل ہوئیں۔ اور اس وجہ سے ان فرمانبرداران خلافت کو منکرین خلافت پر کیا فضیلت ہے۔ دوسرا خاص پہلو اس کا یہ ہے کہ ہم وابستگانِ خلافت نسل عمر کو غیر مبائعین پر کیا فضیلت حاصل ہے لیکن اگر اس مضمون کو بالاستیعاب بیان کیا جائے۔ تو شائد قلتِ وقت کی وجہ سے مضمون رہ ہی جائے۔ کیونکہ یہ ایک وسیع مضمون ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر اس خاص پہلو میں سے بعض اہم امور پر روشنی ڈالوں گا۔ انشاء اللہ میں قلتِ وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ بتاؤنگا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت سے علیحدگی اختیار کرنے والوں پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کرنے والوں کو ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء سے اب تک کیا فضیلتیں حاصل ہوئیں وباللہ التوفیق۔ چونکہ ارادہ ہے کہ اس مضمون کو کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔ اس لئے بوقتِ اشاعت اس کی تکمیل کرونگا اور فی الحال وقت کی قلت کے باعث میں اپنے اس مضمون کے بعض ہی پہلو بیان کرسکوں گا۔

سجدۂ شکر

سب سے پہلے تو ہمیں اللہ تعالےٰ کے فرمان اعملوا اٰل داؤد شکرا کے مطابق ان رحمتوں ان فضلوں اور ان برکات کے لئے جو خدا تعالےٰ نے خلافت سے وابستگی کی وجہ سے ہم کو عطا کی ہیں۔ آستانہ الہٰی پر سجدہ شکر ادا کرنا چاہیئے۔ خصوصاً اس لئے کہ ہمیں خدا تعالےٰ نے ایک ایسے خلیفہ کی بیعت کا شرف بخشا ہے۔ جو موعود خلیفہ ہے۔ اور جسکا نزول خود خدا تعالےٰ کے قول کے مطابق صرف برکات کے نزول کا موجب ہی نہیں۔ بلکہ کان اللہ نزل من السماء کا مصداق بھی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

خلافت عظیم الشان نعمت ہے

آیت استخلاف جو میں نے ابھی تلاوت کی ہے اس سے مضمون سے متعلق کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ خلافت اللہ تعالےٰ کی ایک نعمت ہے۔ جو صرف ان قوموں کو ملتی ہے جو عقائد کے لحاظ سے راستی پر ہوں۔ اور ان کی عملی حالت بھی خدا تعالےٰ کی پسندیدہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے لوگو ہم جو تم کو پیدا کرنے والے ہیں۔ اور تمہارے رازق و مالک ہیں۔ ان لوگوں سے جو ایمان لائے یہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ہم ان کو دنیا میں خلیفہ بنائیں گے۔ تا کہ ان کے ذریعہ ہم اپنے دین کو مستحکم کریں اور ابتلا اور خوف کی تاریکیوں کے بعد ان کے ذریعہ امن کی روشنی پھیلائیں۔ یعنی دنیا کے شر و فساد کو امن سے تبدیل کردیں گے۔ قرآن کریم کا یہ اسلوب بیان ہے کہ جب وہ مومنوں سے کوئی وعدہ کرتا ہے۔ تو وہ وعدہ ہمیشہ رحمت اور برکات اور نصرت کا ہوتا ہے۔ یہاں بھی خدا تعالےٰ نے مومنوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ خلافت بھی یقیناً رحمت اور برکتِ الہٰی کی جاذب اور ایک عظیم الشان نعمت ہے اور اس سے وابستگی بھی بہت بڑی فضیلت ہے۔ کیونکہ جو بھی خلافت کے دامن سے وابستہ ہوگا۔ وہ ان نعمتوں کا وارث ہوگا۔ جو خدا تعالےٰ خلافت پر کرے گا۔

خلافت کن کو عطا کی جاتی ہے

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ قوم جس میں ایمان اور اعمال صالحہ موجود ہوں انہی کو یہ نعمت یعنے خلافت عطا ہوتی ہے۔ اور جب بھی کسی قوم میں سے یہ دو نعمتیں مفقود ہوئیں خلافت بھی خدا تعالےٰ نے ان سے چھین لی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرتے رہے۔ ان میں اللہ تعالےٰ خلفاء پیدا کرتا رہا۔ لیکن جب ان میں ذاتی خصومتیں پیدا ہوگئیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان سے بھی خلافت کی نعمت چھین لی۔

قرآن کریم کی شہادت

اب میں ثابت کرتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ کو (۱) عقائد صحیحہ (۲) اعمال صالحہ کی دونوں فضیلتیں حاصل ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذا تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول۔ اس لئے پہلے ہم اپنی تائید میں قرآن کریم کو پیش کرتے ہیں۔ اول تو یہی آیت استخلاف ہماری زبردست تائید کرتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت استخلاف کو شہادت القرآن میں اپنی تائید میں پیش فرمایا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی اسی آیت سے اپنی خلافت کا استنباط کیا ہے۔ اور جیسا کہ میں ابھی بیان کرچکا ہوں اس آیت میں عقائد اور اعمال صالحہ کی شرط ہے۔ یعنے جس وقت مسلمانوں میں یہ دو چیزیں ہونگی ان میں خلافت ضرور ہوگی۔ اور جس قوم میں خلافت نہیں ہوگی۔ اس کے متعلق یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اس قوم کو یا تو عقائد صحیحہ حاصل نہیں ہیں۔ اور یا یہ کہ وہ قوم اعمالِ صالحہ سے محروم ہے۔

پس غیر مبائعین کے لئے اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا یہ کہ وہ تسلیم کریں کہ اب جماعت احمدیہ عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ سے عاری ہوگئی ہے۔ اس لئے نعمتِ خلافت سے محروم کردی گئی ہے اور یا یہ تسلیم کریں۔ کہ یہ دونو چیزیں ابھی تک جماعت احمدیہ میں موجود ہیں اگر وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ دونوں چیزیں موجود نہیں ہیں۔ تو گویا اپنے عقائد کی غلطی کا اقرار کرتے ہیں۔ اور اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں موجود ہیں تو پھر خلافت کا ہونا ضروری ہے اور خلافتِ محمود اور وابستگانِ خلافت کی ایمانی و عملی فضیلت ثابت ہے

من نہ گویم کہ ایں بکن آں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن

نیز اگر وہ یہ کہیں کہ یہ دونو چیزیں مفقود ہیں

تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی اعتراض وارد ہوتا ہے کہ کیا حضور کی قوتِ قدسیہ اتنی کمزور تھی۔ کہ وفات کے فوراً بعد ہی آپ کی جماعت میں نجات کی یہ دونوں راہیں مفقود ہو گئیں ؏

دوسری شہادت

دوسری دلیل عقائد کے لحاظ سے ہماری فضیلت کی قرآن مجید کی ایک اور آیت ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

۱۔ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ۔ کہ خدا تعالےٰ کی جماعت ہی ہمیشہ غالب ہوا کرتی ہے۔ اب اہلِ پیغام کہتے ہیں۔ ہم غالب ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں۔ کہ ہم غالب ہیں۔ اب اس امر کا فیصلہ کس طرح ہو۔ کہ ہم دونوں میں سے سچا کونسا گروہ ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ خود اللہ تعالےٰ نے اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے۔ افلا یرون انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون ۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے۔ ہم زمین کو چاروں طرف سے کم کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور لوگ ان میں سے آہستہ آہستہ نکل نکل کر تمہارے ساتھ ملتے جاتے ہیں۔ کیا اب بھی وُہ یہ گمان کرتے ہیں۔ کہ وُہ غالب ہیں؏

پس غالب وُہ ہے۔ جو تدریجاً بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور مغلوب وُہ ہے۔ جو روز بروز کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس اس اصل کے ماتحت اے اہلِ پیغام! ذرہ غور تو کرو۔ کہ لوگ زیادہ سے زیادہ کس جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور قرآنی فیصلہ کے رُو سے کون غالب نظر آتا ہے؟ کیا خدا ان لوگوں کی مدد نہیں کر رہا۔ جو حضرت فضلِ عمر ایدہ اللہ کے دامنِ خلافت سے وابستہ ہیں؟

احادیث کی شہادت

یہ تو ہے خدا تعالےٰ کا فیصلہ اب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں جاتے ہیں۔ اور احادیث کے ذریعہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ عقائد کے لحاظ سے ہمیں فضیلت حاصل ہے!

۱۔ حضرت حُذیفہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ ہم شر و فساد میں تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو حضورؐ کے ذریعہ خیر و بھلائی عطا کی۔ کیا حضور کے بعد پھر شر پیدا ہوگا۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں جہنم کی طرف بلانے والے نقیب باہر نکل کھڑے ہونگے۔ لیکن تلزم جماعة المسلمین و امامهم فان لم یکن لهم جماعةٌ ولا امام۔ قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعضّ باصل الشجرة حتى یدركك الموت وانت علےٰ ذالك۔ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ مطبع اصح المطابع مجتبائی صـ۱۲۱ و صـ۱۲۲) حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں ضرور اس کے بعد بھی ایک شرِ عظیم پیدا ہوگا۔ مگر یاد رکھو! تم پر فرض ہے۔ کہ اس جماعت کے ساتھ شامل ہونا جس کا ایک امام ہو اس کی اطاعت کے تلے رہنا۔ لیکن اگر کوئی جماعت نہ ہو۔ اور نہ ان کا کوئی امام ہو تو پھر کسی کے ساتھ ہرگز شامل نہ ہونا اگرچہ تجھے کسی درخت کو اپنے دانتوں کے ساتھ کاٹنا پڑے۔ اور تجھے اسی گھبراہٹ اور بے چینی میں موت بھی آجائے۔

۲۔ انہی حضرت حذیفہ کے سوال کے جواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ قال ثم ینشاء دُعَاةُ الضلال فان كان للّٰہ خليفة جلد ظهرك اخذ مالك فاطعه والاّ فمت وانت عاضٌّ على جذل شجرةٍ (مشکوٰۃ اصح المطابع صـ۴۶۳ کتاب الفتن فصل الثانی) یعنی اے حذیفہ بڑی گمراہی میں پھنسانے والے لیکچرار اس وقت باہر پھیل جائیں گے۔ اس وقت اگر ایک بھی اللہ کا خلیفہ دُنیا میں موجود ہو۔ خواہ وُہ تیری پیٹھ پر کوڑے بھی لگائے اور تیرا مال بھی لے لے۔ تو تجھ پر پھر بھی فرض ہے۔ کہ تو اس کی اطاعت کرے اور اگر تو اس کی اطاعت نہیں کرتا۔ تو پھر بہتر یہی ہے۔ کہ تو مر جائے اس حالت میں کہ تو کسی درخت کے تنے کو دانتوں سے کاٹ رہا ہو؏

۳۔ انه لیس احد یفارق الجماعة شبرًا فیموت الّا مات میتة الجاهلیة (مشکوٰۃ صـ۳۱۹) کہ جو بھی جماعت کو چھوڑ کر ایک قدم بھی اس سے ہٹتا ہے۔ اگر اسی حالت میں مر جائے۔ تو گویا وہ جاہلیت کی موت مرا؏

۴۔ پھر ایک اور فتویٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بتاتا ہوں۔ عن عرفجة رضی اللہ عنہ قال سمعتُ رسول اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من اتاکم وامرکم جمیع علےٰ رجلٍ واحدٍ یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوه (رواہ مسلم مشکوٰۃ صـ۳۲۰)

حضرت مسیح موعودؑ کی شہادت

یہ وُہ احادیث ہیں۔ جو مختلف کتبِ احادیث میں درج ہیں۔ اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو کہ فریقین کے نزدیک معتبر راوی ہیں۔ شہادت پیش کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

قد اشیر فی بعض الاحادیث ان المسیح الموعود والدجال المعهود۔ یظهر ان فی بعض البلاد المشرقیة یعنی فی ملك الهند ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفةٌ من خلفاءه الی ارضِ دمشق (حمامۃ البشریٰ صـ۴۷) کہ بعض احادیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مسیح موعود اور دجال بعض مشرقی علاقوں یعنی ملکِ ہند میں ظاہر ہوگا۔ اور پھر مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی زمین کی طرف سفر کرے گا؏

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود دمشق نہ جا سکے۔ پس ان کے کسی خلیفہ کا جانا اس تحریر کی رُو سے ضروری ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ حضورؐ کے پہلے خلیفہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ تو دمشق نہیں گئے۔ اور ان کی وفات کے بعد بقول اہلِ پیغام خلافت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو گیا۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ کے بعد انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اور انجمن دمشق جا نہیں سکتی۔ پس ماننا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی سچی نہ نکلی یا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نعوذ باللہ مسیح موعود نہیں۔ کیونکہ نہ حضور خود دمشق تشریف لے گئے۔ اور نہ حضور کا کوئی خلیفہ دمشق گیا۔ پس اہلِ پیغام کے عقائد کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دونوں پر زد پڑتی ہے۔ لیکن جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدا کے فضل سے دمشق کا سفر کیا۔ اور حضور ہی کو وہاں جا کر الہام ہوا۔ کہ "عبد مکرم" کہ سرزمینِ دمشق میں خدا کے اس بندے فضلِ عمر کی عزت و تکریم کی جائیگی۔ چنانچہ یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی۔ اس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں اخبارات میں بالتفصیل شائع ہو چکا ہے۔ اور آپ حضرات کو معلوم ہے؏

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں قد اخبر رسول اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلم ان المسیح الموعود یتزوّج ویولد لهٗ ففی هذا اشارة الیٰ ان اللّٰہ یعطیه ولداً صالحاً یشابه اباه ولا یاباه ویکون من عباد اللّٰہ المکرمین والسرّ فی ذالك ان اللّٰہ لا یبشّر الانبیاء والاولیاء بذریة الّا اذا قدّر تولید الصالحین۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام صـ۵۷۹ حاشیہ) یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ مسیح موعود شادی کرے گا۔ اور اس کی اولاد بھی ہوگی۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کو ایک صالح بیٹا دے گا۔ جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ گویا حسن و احسان میں اس کا نظیر ہوگا۔ اور وُہ بیٹا اپنے باپ کی تعلیم کے خلاف ہرگز نہیں چلے گا۔ بلکہ وُہ خدا تعالےٰ کا مقرب اور مکرم بندوں میں سے ہوگا۔ اور اس میں یہ بھید مخفی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انبیاء اور اولیاء کو کبھی بھی اولاد کی بشارت نہیں دیتا۔ جب تک کہ صالح اور نیک اولاد کا پیدا ہونا مقدر نہ ہو چکا ہو؏

اس عبارت میں اس بیٹے کے متعلق صاف طور پر لکھا ہے کہ یشابہ اباہ وکلا یاباہ کہ وہ بیٹا اپنے باپ مسیح موعود سے ملتا جلتا ہوگا۔ اس کے اخلاق کا وارث ہوگا۔ اور اس کا نافرمان نہیں ہوگا۔ یہ الفاظ خاص طور پر کیوں ذکر کئے گئے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی سے معلوم تھا۔ کہ اخبار پیغام صلح ۱۲ اگست ۱۹۱۴ء جلد ۲ نمبر ۱۸ صفحہ ۳ کالم ۱ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مبارک فرزند کے متعلق لکھا جائے گا کہ:۔

"حقیقت یہ ہے کہ خود صاحبزادہ صاحب سخت تنگ خیال ہیں۔ اور اپنے والد مرحوم و مغفور کے اخلاق کریمانہ سے کوئی حصہ نہیں لیا۔ بلکہ اپنے نانا نواب صاحب کے اخلاق کا زیادہ حصہ آپ کی طبیعت میں معلوم ہوتا ہے اور کم ظرفی اور عیب چینی آپ کی طبیعت میں بہت ہے۔ اور یہی حال آپ کے مبایعین کا ہے"۔

پس چونکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ حضرت فضل عمر کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے جائیں گے۔ اس لئے اس نے ۱۳۰۰ برس قبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ سے آپ کی بریت کرائی۔ یہ الفاظ جو ابھی میں نے پڑھ کر سنائے ہیں ان کو حضرت خلیفۃ اول رضؓ نے اپنی چشم بصیرت سے اپنی وفات سے پہلے ہی بھانپ لیا تھا۔ اور اسی لئے اس اخبار کا نام آپ نے "پیغام جنگ" رکھا۔ چنانچہ اخبار الفضل یکم ستمبر ۱۹۱۴ء کے آخری صفحہ پر حضرت خلیفۃ اول کے خط کا عکس شائع ہو چکا ہے۔ جس میں آپ نے پیغام صلح کا نام پیغام جنگ رکھا ہے۔

ان شہادتوں سے ہماری فضیلت بلحاظ عقائد ثابت ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی کو لیتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کا تازہ فتوےٰ ہے۔ اگر حضور کے الہامات کو دیکھا جائے تو وہ صاف طور پر ہماری تائید کرتے ہیں

(۱) اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اذکر نعمتی رأیت خدیجتی انک الیوم لذو حظ عظیم (تذکرہ صفحہ ۱۰۶) وہ خدیجہ کون ہے۔ حضور خود ہی اس کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "ایک بشارت کئی سال پہلے اس نکاح کی طرف تھی۔ جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا۔ کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے" (نزول المسیح صفحہ ۱۲۶ و تذکرہ صفحہ ۳۵)

(۲) پھر فرماتے ہیں:۔

"اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے۔ اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنائی گئی تھی۔ اور جیسا کہ لکھا گیا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا۔ کیونکہ بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سادات میں میری شادی ہوگئی۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔ اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے"۔ (تریاق القلوب صفحہ ۶۴ و ۶۵ و تذکرہ صفحہ ۳۷)

(۳) رب اشف زوجتی ھٰذہ واجعل لھا برکات فی السماء وبرکات فی الارض (بدر جلد ۸ نمبر ۲ صفحہ ۲ و تذکرہ صفحہ ۵۴۰) اس الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرمایا اے مسیح دعا کر کہ اے خدا میری اس بیوی کو جو اس وقت میرے ساتھ ہے شفا دے اور آسمان میں اور زمین میں اس کے لئے بڑی بڑی برکات پیدا کر یہ دعا حضور کو خود خدا تعالیٰ نے سکھائی۔ اور حضور فرماتے ہیں۔ کہ جو دعا اللہ تعالیٰ خود سکھاتا ہے۔ وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ پس ضروری ہے کہ یہ دعا بھی قبول ہوئی ہو۔ لہذا حضرت ام المومنین کے لئے برکات ارضی وسماوی کا وجود ثابت ہوا۔ اور چونکہ وہ خود خلافت قبول فرما چکی ہیں۔ اس لئے وابستگان خلافت کی یہ فضیلت ثابت ہوئی۔ کہ ان کو زمینی و آسمانی برکات حاصل ہیں۔ بخلاف منکرین خلافت کے جن کے لئے کوئی آسمانی شہادت موجود نہیں۔

(۴) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (تذکرہ صفحہ ۶۴۳ الہام ۲ مارچ ۱۹۰۷ء۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۸ و بدر جلد ۶ نمبر ۱۰) کہ اے اہل بیت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ تم سے گندگی اور ناپاکی کو دور رکھے۔ اور تم کو کامل طور پر پاک کر دے۔ اس کے ساتھ ہی الہام ہوتا ہے۔ "اے اہل بیت! خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے" (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۸ و بدر جلد ۶ نمبر ۱۰) گویا شر پیدا کرنے والے تو ضرور پیدا ہوں گے۔ اور ایک فتنہ اٹھے گا۔ لیکن فرمایا اہل بیت کو خدا محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء کو الہام ہوتا ہے۔ لاہور میں ایک بے شرم ہے۔ ویل لک ولافکک انی نعمت .... ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے۔ اور بعض چھوڑے جائیں گے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ صفحہ ۳ والحکم جلد ۱۱ نمبر ۹۔ تذکرہ صفحہ ۶۵۱) ۱۳ مارچ کو یہ الہام ہوتا ہے۔ اور ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی وفات ہوتی ہے۔ اور اسی دن مولوی محمد علی صاحب ٹریکٹ شائع کرتے ہیں۔ اور اسی دن اہل بیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس امتحان میں کامیاب کرتا ہے۔ اس الہام الٰہی سے بھی ثابت ہوا کہ وابستگان خلافت کو منکرین خلافت پر یہ فضیلت حاصل ہے۔ کہ ہم اس امتحان میں کامیاب ہیں بخلاف غیر مبائعین کے کہ ان کو اللہ تعالیٰ فیل شدہ قرار دیتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مخلصین جماعت جلد سے جلد توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ "میں امید کرتا ہوں مخلصین جماعت جلد سے جلد اس سال کی تحریک جدید کو اس قدر زیادہ کامیاب ثابت کریں گے کہ اس سے پہلے سلسلہ کی تاریخ میں اس کی مثال نہ پائی جاتی ہو"۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس امید اور خواہش کے پورا کرنے کے لئے اکثر افراد اور جماعتوں نے اپنے وعدے نمایاں اضافوں کے ساتھ پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں اور افراد کی ان قربانیوں کو قبول فرمائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتوں کی تعداد ساتھ سو ہے۔ مگر جماعتی رنگ میں اب تک صرف ۷۰ جماعتوں کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش ہوئے ہیں۔ باقی جماعتوں میں سے بعض افراد نے بھی اپنے وعدے پیش کئے ہیں۔ مگر جماعتی رنگ میں اکثر جماعتوں کے وعدے پیش ہونے باقی ہیں۔ دوسرے سال کی تحریک جدید میں ۲۷۳ جماعتوں کے وعدے پہونچے تھے۔ چونکہ تیسرے سال کی تحریک جدید کو انتہائی شکل میں کامیاب کرنا ہے اس لئے جن جماعتوں کے وعدے جماعت کے رنگ میں ابھی تک پیش نہیں ہوئے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ جماعت کے افراد کو خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ نومبر سنا کر ایک دفعہ سرسری طور پر دریافت کر لیں۔ کہ کیا وہ حصہ لینا چاہتے ہیں۔ اور پھر جو شامل ہوں۔ ان کے نام فارم چندہ تحریک جدید سال سوم پر لکھ کر حضور کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔ نائب انچارج تحریک جدید قادیان

عورت کو مغربی اثرات سے کیونکر محفوظ رکھا جاسکتا ہے

جب کوئی شخص "مغربی اثرات" کے الفاظ کہتا ہے۔ تو عام طور پر اس کے ذہن میں دو مفہوم ہوتے ہیں۔ ایک "اہل مغرب کے مذہبی اثرات" دوسرے "مغربی تہذیب و تمدن کے اثرات" اسی لحاظ سے میں نے اس مضمون میں اولاً "عیسائیت اور اسلام میں عورت کی پوزیشن" اور ثانیاً "عورت کو مغربی اثرات سے محفوظ رکھنے کے ذرائع" پر مجمل طور پر تبصرہ کیا ہے۔

عورتوں کو مغربیت کے مسموم اثرات سے محفوظ رکھنے کے مسئلہ کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ آج سرزمین ہند کے ہر سنجیدہ طبقہ کی طرف سے اس کے خلاف آواز بلند کی جارہی ہے۔ اور ہر قوم عورتوں کے مغربیت کی طرف میلان کو خطرناک تصور کرتے ہوئے اس کے عواقب سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے اپنے مذہب کی روشنی میں پوری جدوجہد کر رہی ہے۔

اس وقت میرا روئے سخن اس عورت کی طرف ہے۔ جو آغوشِ اسلام میں پیدا ہوئی اور جس نے گلشن احمدیت میں پرورش پائی اے مسلم خاتون! مبارک ہو۔ کہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے تجھے مذہب دیا۔ تو اسلام جیسا عالمگیر جس کی ہمہ گیری کا اعتراف زبانِ قال سے نہیں۔ تو زبانِ حال سے تمام مذاہب کے پیرو کر رہے ہیں کتاب ملی تو قرآن حمید جس کے بے عدیل خزانۂ معارف ہونے کا شہرہ اکناف عالم میں ہے۔ تجھے رسول عطا ہوا۔ تو سرور کائنات۔ فخرِ موجودات۔ تاج المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا جو خاتم الانبیا ہے۔ اور ہادی نصیب ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا جس کو اللہ تعالےٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کا خطاب دیا ہے۔ اور جس کے احسانات سے عورت ذات کی گردن ابدالآباد تک نیچی رہیگی۔

عیسائیت اور عورت

عیسائی جو عورت کی جھوٹی عزت کے دعویدار ہیں۔ وہ بھی عورت کو ذریت شیطان اور اس کے اثر کو سانپ اور بچھو کے اثر سے زیادہ ہلاکت انگیز مانتے رہے ہیں۔ اور آج کل بھی عورت کو مرد کی محکوم قرار دیا گیا ہے۔ اب بھی بعض یورپین ممالک میں عورت کو شادی کے انتخاب کے متعلق بھی کافی آزادی حاصل نہیں۔ مزید براں یسوع مسیح کی تعلیم کی روشنی میں عیسائی بزرگوں نے اپنے شاگردوں کو نصیحت کی ہے۔ کہ عورت سے کسی قسم کی رازداری کی بات ہرگز نہ کریں۔ عیسائیت کی رُو سے عورت کسی جائیداد کی مالک نہیں بن سکتی۔ کوئی معاہدہ نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی خدا کا قرب حاصل کر سکتی ہے۔ اسے طلاق لینے کا حق حاصل نہیں۔ جب تک زنا ایسے قبیح فعل کا ثبوت بہم نہ پہنچے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اسلام اور عورت

برعکس اس کے اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ السلام نے عورت کو قعرِ مذلت سے اٹھا کر بام رفعت پر پہنچا دیا۔ وہ وقت تھا۔ کہ عورت کا وجود باعثِ مصائب اور لڑکی کی ولادت باعثِ ننگ و عار خیال کی جاتی تھی۔ اور اس کا مارنا باعث شرافت تصور کیا جاتا تھا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم کے ماتحت آج یہ وقت ہے۔ کہ عورت کا ظہور گھر کی رونق ہے اس کے حقوق مرد کے ہم پلہ ہیں۔ اور یہ عزت و توقیر کی دولت سے مالامال ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صریح ارشاد فرمایا ہے کہ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ (یعنی تم میں سے بہترین شخص وہی ہے۔ جو اپنے بیوی بچوں سے سب سے بہترین سلوک کرتا ہے) نیز اس ارشاد خداوندی کے ماتحت کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ عورت کو تمدنی۔ دینی و روحانی امور میں درجہ مساوات عطا کیا گیا ہے۔ صرف انتظام کے قائم رکھنے کیلئے مردوں کو منتظم مقرر کیا گیا ہے۔

غرضیکہ اسلام نے عورت کی زندگی کا کوئی پہلو نظر انداز نہیں کیا۔ بلکہ اس کے مذہبی۔ تمدنی۔ معاشرتی اور سیاسی حقوق کے متعلق تفصیل سے احکام جاری فرمائے نہ تو عورت کو اتنی آزادی دی کہ وہ اپنی پیدائش کی غرض و غائت ہی بھول جائے اور نہ اتنی حد بندی کی کہ وہ ظلم و ستم کی حد تک پہنچ سکے۔ طبقۂ اناث کے لئے حق وراثت قائم کیا۔ اس کی عفت اور پاکدامنی کی عملی تعلیم دی۔ عورت کی تعلیم و تربیت پر زور دیا اور اسے ہر لحاظ سے عمدہ سلوک کی مراعات دلائیں۔ مثلاً نکاح کے متعلق اختیار دیا۔ کہ بغیر عورت کی رضامندی کے اس کا رشتہ نہ کیا جائے اور ساتھ ہی خُلع کے مسئلہ سے عورت کے لئے ستم کیش مردوں اور تشدد بے جا روا رکھنے والوں سے مخلصی پانے کی سبیل قائم کر دی۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ حقوق انسانیت اور روحانیت کے لحاظ سے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ بلکہ اعمال کے لحاظ سے جزا سزا مقرر ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے واضح الفاظ میں تعلیم دی ہے کہ جو بھی نیک اعمال بجا لائے خواہ مرد ہو یا عورت وہ جنت کا وارث ہوگا۔ اور بہترین ثمرات پائے گا۔

عورت کو مغربی اثرات سے بچانے کے ذرائع

عیسائیت (جسے مغربیت کا جزو کہنا چاہئیے) اور اسلام میں عورت کی جداگانہ حیثیت پیش کرنے کے بعد برادرانِ ملت سے التماس کروں گا۔ کہ عورت کو مغربی اثرات سے مامون و محفوظ رکھنے میں ۹۵ فیصدی مردوں کی اپنی احتیاط اور کوشش پر دارومدار ہے۔ میرے نزدیک اگر ذیل کے امور کو مدنظر رکھا جائے تو عورتوں کو مغربی اثرات سے بے لوث رکھا جاسکتا ہے۔

دینیات کی تعلیم

سب سے ضروری اور ابتدائی مرحلہ یہ ہے کہ بچیوں کو اوائل عمر سے ہی دینیات کی طرف مائل کیا جائے صحیح اسلامی تہذیب و تمدن کے ماحول میں ان کی نشوونما کی جائے اور گھریلو تعلیم کا خاطر خواہ بندوبست کیا جائے۔ کیونکہ اس وقت کے نقوش عمر بھر لوحِ دل سے محو نہیں ہوتے۔

سکول کی تعلیم

جب لڑکی سنِ رُشد و تمیز کو پہنچے تو اسے اسلامی عبادات اور ارکان سے مانوس کیا جائے۔ گھر کی تعلیم کے علاوہ اگر کسی مدرسہ میں بٹھانا مقصود ہو تو ہمیشہ کوئی اسلامی درگاہ مدنظر رہے۔ ہاں اگر اسلامی دارالتعلیم میسر نہ آسکے۔ تو بجائے کسی شخصی مدرسہ کے سرکاری اسکول کو ترجیح دیجائے مگر اس صورت میں لڑکی کے والدین کیلئے لازمی ہوگا۔ کہ مکمل حزم و احتیاط سے کام لیں۔ کیونکہ مغربی اثرات کا پہلا زینہ یہی ہے اور سکول میں داخل کرانے سے پہلے اس ضروری امر کی صحت کرلی جائے۔ کہ لڑکی اسلامی تعلیم کے محاسن و فضائل اور اسلامی تہذیب و تمدن کی فوقیت سے آگاہ ہے۔ بایں ہمہ یہ ملحوظ رہے۔ کہ لڑکی کی سوسائٹی شریف اور مسلمان لڑکیوں پر مشتمل رہے۔

بد اثرات کے دفعیہ کے لئے لازمی ہے۔ کہ پارسا عورتوں کی صحبت صالحہ میں لڑکی کے رہنے کا انتظام کیا جائے۔ اور ہمیشہ بچیوں کو ان کا صحیح نصب العین ذہن نشین رہے۔ ان پر اسلامی تہذیب و تمدن کی فضیلت کا اثر ڈالیں۔ اور ان کو اس حقیقت سے شناسا کیا جائے کہ آج دانایانِ فرنگ خود مغربیت پر پھٹکار کر رہے ہیں۔ ہر ہٹلر کے ماتحت جرمنی اور مسولینی کے ماتحت اٹلی کے باشندوں پر زور دیا جارہا ہے۔ کہ وہ عورت کی تمام تر توجہ خانگی زندگی کی طرف منعطف کرائیں۔ اور اولاد کی تعلیم و تربیت ان کی اہم ترین ذمہ داری قرار دی جائے۔ کیونکہ آئندہ نسلوں کی ترقی یا تنزل کا دارومدار اولاد پر ہے۔

علیٰ ہذا القیاس حال ہی میں ہند میں مغربیت کی ایک معزز ترین علمبردار خاتون یعنی ہر ایکسی لینسی لیڈی لنلتھگو نے لیڈی ارون گرلز سکول شملہ میں سالانہ تقسیم انعامات کے موقع پر اپنی تقریر کے اختتام میں جو سبق آموز کلمات فرمائے ان سے ہماری جماعت کی طالبات کو بہرہ اندوز ہونا چاہیئے۔ فرمایا۔

"Just one word more. Because you have had the benefit of good education, do not think it beneath your dignity to help in the home. It has come to my knowledge that in many cases parents complain that hand in hand with higher education comes the idea on the part of the girls that household work is unsuited to their dignity. Surely this is a lamentable point of view. What could be more satisfying than having a home which by your own efforts is clean, tidy and pretty and there is nothing of which you should be more proud than ability to cook an appetizing meal. In conclusion, remember the words of poet— "Knowledge is proud that he has learned so much. Wisdom is humble that he knows no more.""

یعنی فقط ایک بات اور ہے۔ اس خیال پر کہ تم اعلےٰ تعلیم سے متمتع ہو۔ امور خانہ داری میں ہاتھ بٹانا اپنی شان کے منافی مت سمجھو۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اکثر والدین کو شکوہ ہے کہ جونہی لڑکیاں اعلےٰ تعلیم حاصل کر لیتی ہیں ان کے دل میں یہ خیال سما جاتا ہے کہ گھر کا کاروبار ان کے رتبہ کے لحاظ سے غیر موزوں ہے۔ یقیناً یہ نظریہ قابل افسوس ہے اس سے بڑھ کر خوشی کا موجب کیا ہو سکتا ہے کہ تمہارا گھر تمہاری ذاتی کوششوں سے صاف ستھرا اور آراستہ پیراستہ ہو۔ تمہارے لئے سب سے زیادہ باعث فخر یہ امر ہے کہ تم میں عمدہ اور لذیذ کھانا تیار کرنے کی قابلیت موجود ہو۔ بالآخر کسی شاعر کے یہ الفاظ یاد رکھو کہ "علم کو یہ تفاخر حاصل ہے کہ اس کے ذریعے بہت کچھ سیکھا گیا ہے اور محض عقل مقابلتہً ادنیٰ ہے کیونکہ بغیر علم ارتقا حاصل نہیں ہو سکتا"۔

پردہ کے متعلق بے جا تشدد

بعض مقامات پر بالخصوص اور عام مسلمانوں میں بالعموم پردہ کے متعلق غلط مفہوم کی بنا پر عورتوں پر بے جا قیود عائد کی جاتی ہیں۔ مثلاً بعض گھرانوں میں اس قدر پابندی ہے۔ کہ صحیح اغراض دینیہ اور شادی غمی جیسے ضروری مواقع پر بھی مکان کی چار دیواری سے باہر نکلنے کی ممانعت ہوتی ہے۔ جو مستورات تعلیم یافتہ نہیں وہ تو اپنی قیمتی زندگی کو جوں توں کر کے گھر کے تاریک گوشہ میں بسر کر دیں گی۔ مگر روشن خیال اور ذی شعور عورتیں اس قابل نفرین روش سے بیزاری کا اظہار کرتی ہوئی بسا اوقات بے نقاب ہو جاتی ہیں جس کے بعد مغربی اثرات ان کے ظاہر اور باطن میں سرایت کر جاتے ہیں۔ اس لئے مردوں کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ صحیح اسلامی پردہ کو رواج دینے کی کوشش کریں جو صنف نازک کی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور کوئی شریف عورت اس سے سرِ مو انحراف کرنے پر رضامند نہیں۔ الغرض حفظان صحت کی خاطر اور دیگر سوشل امور کے متعلق امہات المومنین رضی اللہ عنہما اور صحابیات کی پیروی میں عورت کو آزادی کی تمام مراعات دی جائیں۔ تاکہ وہ میانہ روی کے طبعی مسلک پر کاربند ہو کر آزادی کی افراط و تفریط کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے۔

لباس کے متعلق احتیاط

اسی ضمن میں مغربی عورت کا لباس ہے جس کے متعلق علیا حضرت کی نہایت واجب التعظیم ہستی یعنی "پوپ آف روم" نے متعدد بار بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ جن عورتوں کے بازو یا پنڈلیاں برہنہ ہوں گی۔ ان کو چرچ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس سے مسلمان مردوں کو سبق حاصل کرتے ہوئے اپنی عورتوں کے متعلق جو بذات خود لباس ستر کا مصداق ہیں۔ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کہیں مغربی رو میں بہ کر نمود و نمائش کی خاطر ایسا لباس تو اختیار نہیں کر رہیں جس سے عریانی پائی جائے۔ بلکہ لباس کو زینت کے ڈھانپنے اور ستر کا ذریعہ قرار دیا جائے۔

مردوں کو کیا کرنا چاہیئے

فی الحقیقت قرآن کریم کے اس اصل کے ماتحت کہ الرجال قوامون علی النساء عورت کے اخلاق اور اطوار کے سنورنے یا بگڑنے میں پچانوے فیصدی مرد کا دخل ہے۔ اگر مرد صحیح معنوں میں قوام ہونے کے فرض کو کماحقہ ادا کرتے ہوئے اپنا بہترین نمونہ پیش کرے عورت کی تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ اس کی اصلاح کیلئے کوشاں رہے۔ ابتداء سے انتہا تک اسے ایسے ماحول سے علیحدہ رکھے جس میں مغربی اثرات کے جراثیم پلتے ہوں بلکہ برعکس اس کے اسے نیکوکار اور صالح عورتوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کی تلقین کرے اور اس کے لئے دعائیں کرے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ کوئی عورت برے اثرات کا شکار ہو۔ مرد کے لئے لازمی ہے کہ عورت کو مغربی اثرات کے تاریک انجام و عواقب سے متنبہ کرتے ہوئے اسلامی تہذیب و تمدن کی برتری اور فضیلت اس کے دل و دماغ میں مستولی رکھے۔ احسان۔ ورثہ اور مہر اور عمدہ سلوک کے حقوق جو شریعت نے عورت کے لئے مقرر کئے ہیں احسن طور پر ادا کرے عورت اسے دقت حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں منہمک پائے۔ تاکہ مغربی اثرات کو قبول کرنے کی بجائے وہ طبقہ نسواں کے لئے ایک مومنہ کا بہترین نمونہ ہو۔

خاکسار:۔ مرزا محمد حسین احمدی
"رکن مجلس انصار سلطان القلم" از شاہجہانپور

بیرم پور ضلع ہوشیارپور کے مسلمان مصیبت میں

۲۴ نومبر کو اسسٹنٹ رجسٹرار صاحب موضع بیرم پور میں تشریف لا کر خود موقع دیکھ چکے اور کاغذات مال ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ مسلمانان بیرم پور کا یہ مطالبہ کہ "ہمارے ہر دو قبرستان مزروعہ رقبہ سے نکال کر بدستور رقام رکھے جائیں" بالکل راستی پر مبنی ہے۔ اور آپ نے ایک قبرستان مزروعہ رقبہ سے نکلوا کر مسلمانوں کے حوالے کر دینے کا حکم صادر فرما کر ہمیں شکرگذاری کا موقع بخشا ہے۔ مگر دوسرا قبرستان مزروعہ رقبہ سے نکال کر مسلمانوں کے حوالہ نہیں کیا۔ اور ایک شخص کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ قبرستان مذکور اپنے رقبہ میں لینا منظور کرے۔ جو سراسر انصاف سے بعید ہے۔ صاحب موصوف کی خدمت میں بار بار زبانی عرض کر چکنے کے علاوہ تحریری درخواست بھی دی گئی۔ مگر ایک نہ سنی گئی۔ لہذا ہم مجبوراً بہ مسلم اخبارات سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری آواز افسران بالا تک پہنچا کر مسلمانان ضلع ہوشیارپور کو ان آئے دن کے مصائب سے نجات دلائیں۔ نیز اشتمال اراضیات اور محکمہ امداد باہمی کو اپریٹو سوسائٹیز میں ہندو مسلمانوں کو مساوی طور پر آسامیاں دے کر اور ان کا تواژن ٹھیک کر کے مسلمانان ضلع ہوشیارپور کو شکرگذاری کا موقع دیں۔

محمد علی خان اشرف ۔ غلام محمد بقلم خود ڈینٹسٹ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے والے مخلصین

حصہ وصیت میں اضافہ کرنیوالے احباب کی فہرست

نمبر شمار	نام موصی معہ پورا پتہ	حصہ موجودہ	حصہ موعودہ
۱۴۰	سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۱۴۱	اہلیہ صاحبہ سید محمد اسمٰعیل صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۱۴۲	میاں شیر محمد صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۱۴۳	بابو محمد عبد الرحمٰن صاحب میرٹھ چھاؤنی	۱/۹	۱/۸½
۱۴۴	ملک غلام نبی صاحب کھارہ	۱/۵	۱/۴
۱۴۵	مرزا عبد الکریم صاحب قادیان	۱/۸	۱/۶
۱۴۶	مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی "	۱/۱۰	۱/۹
۱۴۷	میاں نواب الدین صاحب "	۱/۹	۱/۸
۱۴۸	بابو محمد اسمٰعیل صاحب "	۱/۸	۱/۷
۱۴۹	ڈاکٹر فضل کریم صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۱۵۰	مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ والدہ میاں عبد المجید صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۱۵۱	مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر	۱/۷	۱/۶
۱۵۲	میاں محمد اسمٰعیل صاحب ڈسکہ	۱/۱۰	۱/۹
۱۵۳	صوبیدار محمد الدین صاحب	۱/۱۰	۱/۹
۱۵۴	بابو محمد خواص خان صاحب	۱/۱۰	۱/۹
۱۵۵	ڈاکٹر عبد العزیز صاحب اخوند میڈیکل آفیسر ضلع دادو سندھ	۱/۸	۱/۷
۱۵۶	سید نور حسن شاہ صاحب ساکنہ شیخ پور ضلع گجرات	۱/۱۰	۱/۹
۱۵۷	میاں غلام علی صاحب میانوال ضلع جالندھر	۱/۱۰	۱/۹
۱۵۸	میاں امیر الدین صاحب ننگیری "	۱/۱۰	۱/۹
۱۵۹	حکیم محمد فیروز الدین صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۱۶۰	ماسٹر عبد العزیز صاحب نکودر ضلع جالندھر	۱/۱۰	۱/۹
۱۶۱	ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب انگلش ٹیچر چک ۳۳۲	۱/۸	۱/۷
۱۶۲	سید سردار حسین شاہ صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۱۶۳	دفعدار محمد عبد الرحمٰن صاحب رسالہ ۳۱ سنٹرل انڈیا ہارس	۱/۹	۱/۸½
۱۶۴	مولوی عبد الواحد صاحب ایڈیٹر اخبار اصلاح سری نگر	۱/۱۰	۱/۹
۱۶۵	ماسٹر الیاس الدین صاحب بہلول پور	۱/۱۰	[illegible]
۱۶۶	خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب بیگم پور ضلع ہوشیار پور	۱/۱۰	۱/۹
۱۶۷	پیر کرامت علی صاحب سنور ریاست پٹیالہ	۱/۱۰	۱/۵
۱۶۸	ملک صلاح الدین صاحب قادیان	۱۰/۱۰۰	۱۱/۱۰۰
۱۶۹	بابو عبد الستار صاحب لاہور	۱/۱۰	۱/۹
۱۷۰	چوہدری محمد عمر صاحب ملازم دفتر ڈی۔سی۔ لاہور	۱/۱۰	۱/۹
۱۷۱	بابو غلام محمد صاحب فیروز پور چھاؤنی	۱/۱۰	۱/۹
۱۷۲	میاں ولایت حسین صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۸
۱۷۳	اہلیہ صاحبہ میاں ولایت حسین صاحب	۱/۱۰	۱/۸

(باقی آئندہ)

احراریوں کے مکروفریب کے پردے

اتحادِ ملت والے مسلمان کہتے ہیں۔ کہ احراری لوگ کئی پراسرار کارروائیوں کے ذمہ دار ہیں۔ چنانچہ ان میں وہ شہید گنج وغیرہ کے معاملات کو شامل کرتے ہیں۔ مولانا ظفر علی کا اخبار ڈاکٹر کچلو کی ایک تقریر کو کئی ایک سرخیوں میں قلمبند کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔

"احراری لیڈروں کی سیاسی سیرت کے چہرے سے مکروفریب کے تمام پردے ہٹا دیئے گئے ہیں مسجد شہید گنج کو احرار لیڈروں نے اسلام سے غداری کرتے ہوئے گروایا۔ افضل حق اور مظہر علی نے گورنمنٹ سے کہا کہ فدائیان شہید گنج کو نظر بند کرکے تم نے شاندار کام کیا ہے ڈاکٹر انصاری مرحوم کی سربازار ٹوپی اچھالنے والے احراری تھے۔ گلگت پر انگریزی قبضہ اور کپورتھلہ میں مسلمانوں کا قتل احراریوں کی کوشش کا نتیجہ ہے۔" دیکھیں احراری بھائی اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔

اسی معاملہ کے بارے میں کوئی خلیفہ فضل دین شکایت کرتے ہیں۔

"احراری حضرات ہندو دوستوں سے محتاط نہ لے کر ان کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے مسلمانوں سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ مندر جن پر مسلمان بادشاہوں نے قبضہ کرکے مسجدیں بنا دی تھیں۔ اور جو اب تک مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں۔ پہلے ہندوؤں کو واپس کردو۔ تاکہ ان کو گرا کر ہندو دوست ان مسجدوں پر مندر بنالیں۔ اس کے بعد مسجد شہید گنج مسلمانوں کو واپس مل سکتی ہے۔ ورنہ ہرگز نہیں۔" احرار کے یہ کارنامے روزانہ اخبار "ہند" (۲ رجنوری) نے پیش کئے ہیں۔

اعلان نکاح

میری شادی دارالامان میں سید محمد علی شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال کی لڑکی سے ہوئی ہے۔ بزرگان سلسلہ جمیع احباب اور دوستوں کی خدمت میں دعا کی التماس ہے۔ کہ مولا کریم اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت اور مفید کرے۔

محمد یوسف علی ایس وی ٹیچر مڈل سکول چک ۹۶/۱۲ ضلع منٹگمری

اعلان نکاح

میرے بھائی میاں محمد اکرم صاحب احمدی کا نکاح بعوض مبلغ آٹھ سو روپے مہر مسمات فہمیدہ بیگم بنت قاضی حبیب اللہ صاحب مزنگ لاہور سے سیدنا حضرت امیرالمومنین نے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء کو پڑھا احباب دعا کریں کہ جانبین کیلئے برکت کا موجب ہو۔ محمد اشرف احمدی سکرٹری تبلیغ خودیور ضلع لاہور

ضرورت استاد

نصرت گرلز سکول میں ایک ایسے گریجوایٹ کی ضرورت ہے جو کالج کی لڑکیوں کو ہسٹری انگریزی اور اکونامکس پڑھا سکے۔ چال چلن نہایت پاکیزہ ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول آنی چاہئیں۔

غلام محمد منیجر نصرت گرلز سکول

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۳ جنوری۔ اخبار "ایکو ڈی پیرس" نے وزیر امور فضائی فرانس پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے فرانس کی ایئر فورس کے ایک ہوائی جہاز کو جو ابھی مکمل ہوا تھا۔ حکومت ہسپانیہ کی امداد کے لئے بھیج دیا ہے۔ وزیر فضائی نے محکمہ انصاف سے مطالبہ کیا ہے کہ اخبار مذکور کے خلاف غلط خبر شائع کرنے اور اتہامات عاید کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ آج اخبار مذکور میں اس الزام کا اعادہ کیا گیا ہے۔ بلکہ اس میں مزید تشریح دی گئی ہے کہ ہوائی جہاز مذکور میں ۴۰۰ مشین گنیں اور چھوٹی توپیں نصب ہیں۔ اس جہاز کی مشین گن ایک منٹ میں ۴۰۰ گولیاں برسائے گی ہوائی جہاز کی رفتار ۵۰۰ میل فی گھنٹہ ہے۔

برسلز ۳ جنوری۔ تمام بیلجیم میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ شاہ لیوپولڈ اور ان کی حکومت کے درمیان شاہ کی دوبارہ شادی کے بارے میں زبردست تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ شاہ لیوپولڈ کی شادی آسٹریا کی ۲۲ سالہ شہزادی کے ساتھ شادی کرنے کی تجویز ہے۔ لیکن شاہی حلقوں میں اس کی تردید کی جا رہی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بادشاہ اس شادی کے خلاف ہیں۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس شادی کے ذریعہ ہیپس برگ خاندان کے ساتھ بیلجیم کا تعلق قائم ہو جائے۔ لیکن شاہ پولڈ شادی کرنا نہیں چاہتے بعض حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ بادشاہ اپنے چھ سالہ لڑکے کے حق میں دستبردار ہو جائیں گے۔

لنڈن ۳ جنوری۔ وزارت رسل و رسائل کی طرف سے شائع شدہ اعداد و شمار سے پایا جاتا ہے کہ ۱۹۳۶ء میں برطانی سڑکوں کے حادثات گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ تھے۔ ۱۹۳۶ء میں ۴۴۸۹ اشخاص ہلاک اور ۲۲۵۰۶۸۹ زخمی ہوئے تھے۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۳۵ء میں ۶۵۲۲ ہلاک اور ۲۱۸۷۹۸ زخمی ہوئے تھے۔

کلکتہ ۳ جنوری۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام حیدر آباد دکن نے کلکتہ سے روانگی سے پیشتر گورنر بنگال کو پچاس ہزار روپیہ دیا۔ تاکہ بلا امتیاز مذہب و قوم ایک کمیٹی مقرر کر کے اسے مستحق اداروں میں تقسیم کر دیں۔

لنڈن ۲ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ چار باغی کشتیوں نے ایک برطانوی جہاز "بلیک ہل" کا تعاقب کیا۔ اور اس پر گولیاں برسائیں۔ لیکن برطانوی جہاز بچ نکلا۔

امرتسر ۳ جنوری گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے سے ۳ روپے ۸ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے ۶ پائی۔ چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ آنے ململ نمبر ۳۷۶ (۴۰ گز) ۴ روپے۔ ململ نمبر ۲۶-۱۱ روپے ۱۲ آنے ہے۔

لاہور ۴ جنوری لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں آٹا۔ آلو اور دیگر اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں ہندوستان میں بہت سی چیزوں کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں چنانچہ

کلکتہ ۳ جنوری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کی صحت پر نظر بندی کا بہت برا اثر پڑا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کے پھیپھڑے بھی خراب ہو گئے ہیں۔ اخبار امرت بازار پتریکا کو معلوم ہوا ہے کہ ان کی صحت کی موجودہ حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت ان سے پابندیاں ہٹا لے گی۔

میڈرڈ ۳ جنوری۔ ہسپانیہ کے صوبہ کورڈوبا میں باغی اور سرکاری افواج میں زبردست جنگ ہو رہی ہے ایک مقام پر زبردست مقابلہ ہوا۔ جرمن ہوائی جہازوں نے باغیوں کے ساتھ مل کر بمباری کی۔ جس سے سینکڑوں آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے سو پادریوں کو گولی سے اڑا دیا۔

کینس ۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر اور مسز سمپسن نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اپریل سے پہلے ایک دوسرے سے ملاقات نہیں کریں گے مسز سمپسن کو روزانہ بہت سے خطوط ملک کے مختلف حصوں سے موصول ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک خط میں اسے قتل کی دھمکی دی گئی ہے جس کی وجہ سے پولیس کا پہرہ زیادہ سخت کر دیا گیا ہے

کلکتہ ۳ جنوری۔ آج جب مسٹر جناح ناگپور سے ہوڑہ سٹیشن پر پہنچے تو مسلمانوں نے ان کے خلاف مظاہرے کئے۔ اور ان کا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا مولانا محمد علی کے یوم وفات کے سلسلہ میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے جب مسٹر جناح نے مسلم لیگ کے امیدواروں کا ذکر کیا۔ تو لوگوں نے ان کے خلاف احتجاج کیا۔

پٹنہ ۴ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ سر سلطان احمد کو وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے لئے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی جگہ عارضی رکنیت کی جو دعوت دی گئی تھی۔ اسے انہوں نے قبول کر لیا ہے۔

حیدر آباد (سندھ) ۳ جنوری مسٹر جے۔ آر۔ مورگن ممبر پریوی کونسل بمبئی سے یہاں آئے۔ ان کی خدمات ایوان والیان ریاست اور بعض ریاستوں نے حاصل کی ہیں۔ تاکہ وہ فیڈریشن کے نفاذ کے سلسلہ میں انہیں مشورے دیں۔

ہیگ ۳ جنوری۔ ہیگ میں ایک جرمن سکول کا جھنڈا اتارنے پر جرمن وزیر مقیم ہیگ نے ڈچ حکومت کے پاس شدید احتجاج کیا ہے۔ بعض اہم مقامات پر جہاں جرمن جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ حکومت ہیگ نے مزید سپاہی متعین کر دئے ہیں تاکہ کوئی مزید ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر نہ ہو

برلن ۳ جنوری ایک جرمن خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ نومبر کے آخر میں بلباؤ کی سرخ افواج نے فسطائیت کے حامی ایک جرمن کو گولی سے اڑا دیا۔

برلن ۳ جنوری۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی میں غیر ملکیوں پر پابندیاں عاید کر دی گئی ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ شہری حقوق سے محروم کر دئے گئے ہیں۔ بہت سے ہندوستانیوں کو جرمنی سے باہر نکال دیا گیا ہے۔

لنڈن ۳ جنوری۔ خشکی اور سمندر سے ہسپانیہ کی نگرانی کے متعلق جو سکیم مجلس عدم مداخلت نے مرتب کی ہے وہ مجلس مذکور کے صدر نے مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ کے پاس بھیج دی ہے وہ اسے بہت جلد ہسپانیہ کے متحارب فریقین کو ارسال کر دیں گے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصری قونصل مقیم ادیس آبابا نے قاہرہ پہنچ کر حکومت مصر کو ایک اطالوی یادداشت پیش کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حکومت اطالیہ کی خواہش ہے کہ مصر حبش پر اطالوی قبضہ تسلیم کر لے۔ اگر حکومت مصر نے یہ بات قبول نہ کی۔ تو پھر مصری سفارت کی ادیس آبابا میں کوئی اہمیت نہ رہے گی۔

پیرس ۳ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مراکش ہسپانوی ساحل سے پانچ میل دور ایک فرانسیسی جہاز پر تین باغی کشتیوں نے بیس گولیاں برسائیں۔ حکومت کے ہوائی جہاز اب باغی کشتیوں کی تلاش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۳ جنوری۔ سال نو کے خطابات کی فہرست یکم فروری سے پہلے شائع نہیں ہو گی۔

انگورہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ترکی پارلیمان کے ایک رکن نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر فرانس نے صلح و امن کے ساتھ انطاکیہ اور اسکندرونہ کو ترکی کے حوالے نہ کر دیا۔ تو ترک ان کے حصول کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔ توفیق رشدی اراس وزیر خارجہ ترکیہ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ ترکی اور فرانس کے باہمی دوستانہ تعلقات اور اتحاد کی صرف یہی صورت ہے کہ فرانس انطاکیہ اور اسکندرونہ ترکی کے حوالے کر دے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی